8-9-2020

منصف حیدرآباد

# قومی تعلیمی پالیسی 2020، مولانا آزاد کے افکار سے ہم آہنگ

## اُردو یونیورسٹی میں یومِ اساتذہ پر ویبنار۔ پروفیسر سلوجا، پروفیسر رحمت اللہ و دیگر کے خطابات

حیدرآباد۔ 7/ستمبر (پریس نوٹ) مولانا ابوالکلام آزاد نے بحیثیت وزیرِ تعلیم ملک میں تعلیم کی مستحکم بنیاد رکھی۔ انہوں نے 14 برس تک لازمی اور مفت تعلیم، لڑکیوں کی تعلیم، پروفیشنل، تکنیکی تعلیم اور ریسرچ پر توجہ دی۔ انہوں نے یو جی سی، آئی آئی ٹی، ساہتیہ اکیڈمی، سنگیت کلا اکیڈمی اور دیگر اہم ادارے قائم کیے۔ نئی تعلیمی پالیسی 2020 میں ان ہی موضوعات پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر چاند کرن سلوجا، ڈائرکٹر سنسکرت پروموشن فاؤنڈیشن، نئی دہلی نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں یوم اساتذہ کے سلسلے میں منعقدہ ویبنار میں پہلا خصوصی لکچر دیتے ہوئے کیا۔ "نئی تعلیمی پالیسی 2020 کی روشنی میں اساتذہ کا بدلتا رول" کے عنوان سے شعبۂ تعلیم و تربیت نے ویبنار کا انعقاد کیا تھا۔ پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، وائس چانسلر انچارج نے صدارت کی۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود، رجسٹرار انچارج نے خیر مقدم اور موضوع کا تعارف کروایا۔ پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ نے صدارتی خطاب کے دوران کہا کہ قرآن و حدیث میں مسلمانوں کو خصوصی طور پر تعلیم پر توجہ دلائی گئی ہے۔ لیکن سچر کمیٹی کی رپورٹ نے ثابت کردیا ہے کہ ہندوستان میں مسلمان تعلیمی میدان میں بہت زیادہ پچھڑے ہوئے ہیں [illegible] اس تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کی اپنی کوشش میں گی [illegible] کے افکار جیسے مادری زبان میں تعلیم، لازمی تعلیم، لڑکیو[illegible] پالیسی 2020 میں استفادہ کیا گیا ہے۔ اس لیے بلا مبالغہ مولانا آزاد محض ماہر تعلیم نہیں تھے بلکہ مفکرِ تعلیم تھے۔ نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2020 کے لیے کئی ماہرین کی آراء سے استفادہ کرتے ہوئے مرتب کی گئی ہے۔ ڈاکٹر عبدالکریم عبدالمجید سالار، اقراء ایجوکیشن سوسائٹی جلگاؤں مہاراشٹرا نے دوسرے خصوصی لکچر میں کہا کہ قدیم زمانے میں جو طاقتور ہوتا وہی سردار ہوا کرتا تھا۔ بعد میں دولت حکومت کے لیے ضروری رہی لیکن آج وہی حکومت کرتا ہے جس کے پاس علم اور ٹکنالوجی ہے۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود نے خیر مقدمی خطاب کیا۔ یومِ اساتذہ کے سلسلے میں یونیورسٹی کے سابق اساتذہ پروفیسر ایس اے وہاب، پروفیسر آمنہ کشور، پروفیسر خالد سعید، پروفیسر سید شاہ محمد مظہر الدین فاروقی، پروفیسر فاطمہ بیگم اور پروفیسر گھنشیام رمیش کو یادگاری تحفے اور تہنیتی مکتوب بھیجے گئے جسے محمد مصطفیٰ علی سروری، اسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ ترسیل عامہ و صحافت کی سرپرستی میں یونیورسٹی المونائی اسوسی ایشن کے صدر اعجاز علی قریشی، ایوب خان، جنرل سکریٹری اور دیگر نے ان تک پہنچائے۔ ڈاکٹر وقار النساء، اسوسی ایٹ پروفیسر نے کارروائی چلائی۔ ڈاکٹر اختر پروین، اسسٹنٹ پروفیسر نے پروفیسر سلوجا کا اور محترمہ رابعہ اسمٰعیل نے ڈاکٹر عبدالکریم کا تعارف پیش کیا۔ شہباز احمد کی تلاوت کلام پاک سے ویبنار کا آغاز ہوا۔ ڈاکٹر اشونی اسوسی ایٹ پروفیسر و کنوینر ویبنار نے شکریہ ادا کیا۔ پروفیسر محمد مشاہد نے انتظامات کی نگرانی کی۔ ڈاکٹر محمد کامل نے بھی ویبنار کے انعقاد میں حصہ لیا۔

8-9-2020

ABO
صحافئ دکن
SAHAFI-E-DECCAN DAILY HYDERABAD

# قومی تعلیمی پالیسی 2020 مولانا آزاد کے افکار سے ہم آہنگ

حیدرآباد، 7 ستمبر (یو این آئی) مولانا ابوالکلام آزاد نے بحیثیت وزیر تعلیم ملک میں تعلیم کی مستحکم بنیاد رکھی۔ انہوں نے 14 برس تک لازمی اور مفت تعلیم، لڑکیوں کی تعلیم، پروفیشنل، تکنیکی تعلیم، ریسرچ پر توجہ دی۔ انہوں نے یو جی سی، آئی آئی ٹی، ساہتیہ اکیڈیمی، سنگیت کلا اکیڈیمی اور دیگر اہم ادارے قائم کیے۔ نئی تعلیمی پالیسی 2020 میں انہیں موضوعات پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر چاند کرن سلوجا، ڈائرکٹر سنسکرت پروموشن فاؤنڈیشن، نئی دہلی نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں یوم اساتذہ کے سلسلے میں منعقدہ ویبنار میں پہلا خصوصی لکچر دیتے ہوئے کیا۔ "نئی تعلیمی پالیسی -20 کی روشنی میں اساتذہ کا بدلتا رول" کے عنوان سے شعبہ تعلیم و تربیت نے ویبنار کا انعقاد کیا تھا۔ پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، وائس چانسلر انچارج نے صدارت کی۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود، رجسٹرار انچارج نے خیر مقدم اور موضوع کا تعارف کروایا۔ پروفیسر سلوجا نے بتایا کہ مولانا آزاد نے کہا تھا کہ تعلیم کا مقصد تنگ نظری کو دور کرتا ہے۔ بطور خاص مولانا نے فنون پر توجہ دی۔ نئی تعلیمی پالیسی میں بھی اس کا احاطہ کیا گیا ہے۔ فنون شناس اور کھلے ذہن کے ساتھ تعلیم انسان کو دماغی، سماجی اور نظریاتی ترقی فراہم کرتی ہے۔ پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ نے صدارتی خطاب کے دوران کہا کہ قرآن و حدیث میں مسلمانوں کو خصوصی طور پر تعلیم پر توجہ دلائی گئی ہے۔ لیکن سچر کمیٹی کی رپورٹ نے ثابت کردیا ہے کہ ہندوستان میں مسلمان تعلیمی میدان میں بہت زیادہ پچھڑے ہوئے ہیں۔ اردو یونیورسٹی اس تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کی اپنی کوشش میں لگی ہوئی۔ نئی قومی تعلیمی پالیسی 2020 بطور خاص طلبہ کو مرکزیت دی گئی ہے۔ اس لیے اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ طلبہ کو بہتر سے بہتر تعلیم فراہم کریں۔ آج کا تعلیمی نظام مولانا آزاد کے نظریات پر مشتمل ہے۔ مولانا آزاد کے افکار جیسے مادری زبان میں تعلیم، لازمی تعلیم، لڑکیوں کی تعلیم وغیرہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں استفادہ کیا گیا ہے۔ اس لیے ہم بلا مبالغہ مولانا آزاد محض ماہر تعلیم نہیں تھے بلکہ مفکر تعلیم تھے۔ نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2020 کے لیے کئی ماہرین کی آراء سے استفادہ کرتے ہوئے مرتب کی گئی ہے۔ اساتذہ پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ مادری زبان میں تعلیم ہو تو بچہ اچھی طرح سمجھ سکتا ہے، اس کو انگریزی میں بھی مہارت دلانے کی کوشش کرے۔ ڈاکٹر عبدالکریم عبدالمجید سالار، اقراء ایجوکیشن سوسائٹی، جلگاؤں، مہاراشٹرا نے دوسرے خصوصی لکچر میں کہا کہ قدیم زمانے میں جو طاقتور ہوتا وہی سردار ہوا کرتا تھا۔ بعد میں دولت حکومت کے لیے ضروری رہی لیکن آج وہی حکومت کرتا ہے جس کے پاس علم اور ٹکنالوجی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ اس کی استاد کی ضرورت سے ملا۔ انسان کو ابتداء سے ہر چیز سکھائی پڑتی ہے اور اسے استاد کی ضرورت ہوتی ہے جو پہلے اس کی ماں پھر اس کے دار رشتہ اور پھر ٹیچر پورا کرتے ہیں۔ انہوں نے استاد کو طلبہ کو تیار کرنے والی "ڈائی" قرار دیا اور کہا کہ اس میں نقص ہو تو پھر اس راست اثر تعلیم پر پڑتا ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کا قول نقل کیا جس میں انہوں نے کہا تھا اچھا ٹیچر وہ نہیں جو بہت اچھا پڑھاتا ہو بلکہ وہ ہے جو بچے کو پڑھنے کے قابل بنائے۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود نے خیر مقدمی خطاب میں کہا کہ اساتذہ کو قوم ساز کہا جاتا ہے۔